حُکْمُ إِفْرَادِ يَوْمِ الجُمُعَةِ بِالصَّوْمِ نَفْلًا

(صرف جمعہ کا دن نفل روزہ رکھنا کیسا..؟)

مفتی محمد مقصود عالم فرحت ضیائی

سرپرست اعلیٰ جماعت رضائے مصطفی

ہاسپیٹ، کرناٹک (الہند)

تصنیف و تالیف

خلیفہ حضور تاج الشریعہ و حضور محدث کبیر و مفتی اعظم کرناٹک و حضور الماس ملت حضرت علامہ مولانا مفتی

محمد مقصودِ عالم فرحت ضیائی

سرپرست اعلی جماعت رضائے مصطفے برانچ ہاسپیٹ وجے نگر : وڈو ۔ کمپلی بلاری و گنتکل آندھرا پردیش و شیخ الحدیث حضرت خدیجۃ الکبریٰ جامعہ للبنات ہاسن وقاضیٔ شریعت چتردرگہ کرناٹک الہند

من جانب: جماعت رضائے مصطفی برانچ حاسپیٹ، کرناٹک

جمعہ کے دن نفلی روزہ رکھنا شرعا کیسا۔۔۔؟

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام درج ذیل مسئلہ میں کہ صرف جمعہ کے دن نفلی روزہ رکھنا شرعا کیسا ہے:المستفتی :ذوالفقار حیدر گووا

الجــــواب: بعون الله الملك الوهاب: اللهم ہداية الحق و الصواب: صورت مسئولہ میں صرف جمعہ کے دن ایک نفلی روزہ رکھنے سے حدیث میں منع وارد ہے البتہ جمعرات یا ہفتہ کو ایک روزہ اور رکھ لے تو منع کا حکم مفقود ہو جائے گا انہیں احادیث کے پیش نظر فقہائے احناف نے بھی اس کو مکروہ تنزیہی اور خلاف استحباب قرار دیا ہے اور یہ بھی اس صورت میں ہے۔ جب کہ جمعہ کی فضیلت و اہمیت اور افادیت کے مدنظر رکھا جائے اور اس پر اصرار ومواظبت کی جائے تب یہ مکروہ تنزیہی خلاف استحبات ہوگا اگر کسی اور وجہ سے ہو یعنی اس روز یوم عاشورہ وغیرہ ہو تو کوئی حرج نہیں البتہ بہتر یہ ہے کہ دو دن جمعرات اور جمعہ یا جمعہ اور ہفتہ روزہ رکھ لے دراصل یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے جمہور نے بلا کراہت جمعہ کے دن روزہ رکھنے کو جائز قرار دیا ہے لیکن اختلاف صورت میں احتیاط اسی میں ہے کہ صرف تنہا جمعہ کے دن کا ایک روزہ نہ رکھا جائے بلکہ جمعرات یا ہفتہ کو بھی ایک روزہ رکھ لیا جائے تو کسی کے یہاں روزہ مکروہ نہیں ہوگا: جن لوگوں نے صرف تنہا جمعہ کے دن روزہ رکھنے کو مکروہ کہا ہے اس کی دلیل درج ذیل احادیث ہیں۔

حدیث شریف میں ہے:عن أبي هريرة رضي الله عنه، قال: سمعت النبي صلى الله عليه وسلم، يقول: لا يصوم أحدكم يوم الجمعة، إلا يوما قبله أو بعده (صحیح البخاری ج۱/۴۲ باب صوم یوم الجمعۃ)۔ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں میں سے کوئی جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے مگر اس سے پہلے یا اس کے بعد ایک دن اور روزہ رکھ لے۔

مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لا تصوموا يوم الجمعة إلا أن تصوموا قبله أو بعده (صحیح مسلم کتاب الصوم باب صوم یوم الجمعۃ

سنن ابوداؤد کتاب الصوم-سنن ابن ماجہ کتاب الصوم-مسند احمد بن حنبل ج۴/۱۹۱)

جمعہ کے دن روزہ نہ رکھو، سوائے اس کے کہ تم اس سے پہلے یا اس کے بعد روزہ رکھو: وعن أبی ہریرۃ -رضی الله عنه- قال: قال رسول الله -صلى الله عليه وسلم-: ''لا يصوم أحدكم يوم الجمعة إلا أن يصوم قبله أو بعده'' متفق عليه (مشکاۃ المصابیح:۱۷۹، باب صیام التطوع، ط: یارندیم اینڈ کمپنی)۔ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں میں سے کوئی جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے مگر اس سے ایک دن پہلے یا بعد ایک اور روزہ رکھ لے۔ان احادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ صرف جمعہ کے ایک دن نفلی روزہ رکھنا منع ہے اس سے قبل یا بعد ایک روز اور رکھ لے تو منع کا حکم اٹھ جاتا ہے۔

فقہائے احناف نے صرف جمعہ کے ایک روزہ رکھنے کو مکروہ لکھا ہے جیسا کہ درمختار میں ہے: ویکره صوم يوم الجمعة إلا أن يصادف صوما واجبا لما فی حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا تصوموا يوم الجمعة إلا إن صادف صوما واجبا (الدرالمختار مع رد المختار ۱/۵۶۷)۔جمعہ کے دن نفلی روزہ رکھنا مکروہ ہے، سوائے اس صورت کے جب وہ فرض روزہ سے متصادم ہو (جیسے رمضان کے روزے)، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: 'جمعہ کے دن روزہ نہ رکھو، سوائے اس کے کہ وہ کسی فرض روزہ سے متصادم ہو۔

فتاوی ہندیہ میں ہے: وتحرم صوم يوم الجمعة وإن لم يكن فرضا فی حال صوم نفل لان يوم الجمعة يوم عيد ومنع عن الصوم فيه ليحصل فضل تلك المناسبة (الفتاوی الہندیہ ج۱/۱۵۹)۔جمعہ کے دن نفلی روزہ رکھنا مکروہ ہے، خواہ وہ فرض نہ ہو، کیونکہ جمعہ کا دن عید کے دنوں میں شامل ہے، اور اس دن روزہ رکھنے سے اس دن کی فضیلت اور اہمیت میں کمی آتی ہے۔

ہدایہ میں ہے: ويكره صوم يوم الجمعة إلا أن يصادف صوما واجبا (ہدایہ اولین ج

۱/۱۳۲) جمعہ کے دن نفلی روزہ رکھنا مکروہ ہے، سوائے اس صورت کے جب وہ فرض روزہ سے متصادم ہو۔")

بحرالرائق میں ہے: ویکرہ صوم یوم الجمعة إلا أن یصادف صوما واجبا لأنه یوم عید وفیه فضائل ومناسبات (بحرالرائق ج۲/ ۱۴۷)۔ جمعہ کے دن نفلی روزہ رکھنا مکروہ ہے، سوائے اس صورت کے جب وہ فرض روزہ سے متصادم ہو، کیونکہ جمعہ کا دن عید کے دنوں میں شامل ہے اور اس دن کی عبادات میں خاص فضیلتیں اور مناسبتیں ہیں۔

المبسوط للسرخسی میں ہے: ویکرہ صوم یوم الجمعة إلا أن یصادف صوما واجبا، لأن یوم الجمعة یوم عید وفیه فضائل ومناسبات وصار الجمعة فی أمته عید ا(المبسوط ج۳/ ۵)۔ جمعہ کے دن نفلی روزہ رکھنا مکروہ ہے، سوائے اس صورت کے جب وہ فرض روزہ سے متصادم ہو، کیونکہ جمعہ کا دن عید کے دنوں میں شامل ہے اور اس دن کی عبادات میں خاص فضیلتیں اور مناسبتیں ہیں۔

ایضاح الفلاح شرح نورالایضاح میں ہے: ویکرہ صوم یوم الجمعة إلا أن یصادف صوما واجبا، لأنه یوم عید فی ہذه الأمة، ولأنه یکون فی جمعة والمشارکة فی العبادات والنذر أو لذلك (ایضاح الفلاح شرح نورالایضاح/ ۱۶۷)۔ جمعہ کے دن نفلی روزہ رکھنا مکروہ ہے، سوائے اس صورت کے جب وہ فرض روزہ سے متصادم ہو، کیونکہ جمعہ کا دن اس امت کے لئے عید کا دن ہے، اور اس دن کی عبادات اور اجتماع میں شریک ہونے کی فضیلت حاصل کرنا ضروری ہے۔

فتح القدیر میں ہے: ویکرہ صوم یوم الجمعة إلا أن یصادف صوما واجبا لما رواه الترمذی وغیره وفی روایة لا تصوموا یوم الجمعة إلا إذا صادف صوما واجبا (فتح القدیر ج۲/ ۳۲۴)۔ جمعہ کے دن نفلی روزہ رکھنا مکروہ ہے، سوائے اس صورت کے جب وہ فرض روزہ سے متصادم ہو، کیونکہ ترمذی اور دیگر محدثین نے اس بارے میں روایت کی ہے کہ جمعہ کے دن روزہ نہ رکھو، سوائے اس کے کہ وہ فرض روزہ سے متصادم ہو۔

بدائع الصنائع میں ہے: یکره صوم یوم الجمعة إلا أن یصادف صوما واجبا، لأنه یوم عید وفیه فضائل ومناسبات تفویتها مکروه (البدائع الصنائع ج۲/۸۵)۔ جمعہ کے دن نفلی روزہ رکھنا مکروہ ہے، سوائے اس صورت کے جب وہ فرض روزہ سے متصادم ہو، کیونکہ جمعہ کا دن عید کے دنوں میں شامل ہے اور اس دن کی فضیلتوں اور عبادات کو ضائع کرنا مکروہ ہے:

النہر میں ہے: ویکره صوم یوم الجمعة إلا أن یصادف صوما واجبا، لأنه یوم عید وفیه فضائل ومناسبات تفویتها مکروه (النہر ج۲/۲۳۵)۔ جمعہ کے دن نفلی روزہ رکھنا مکروہ ہے، سوائے اس صورت کے جب وہ فرض روزہ سے متصادم ہو، کیونکہ جمعہ کا دن عید کا دن ہے اور اس دن کی عبادات اور فضائل کا ضائع کرنا مکروہ ہے۔

شامیہ میں ہے: قال أبویوسف: جاء حدیث فی کراهیته إلا أن یصوم قبله أو بعده، فکان الاحتیاط أن یضمّ إلیه یوماآخر (شامی ج۳/۳۳۶) زکریادیوبند)۔ امام ابو یوسف نے فرمایا کہ حدیث میں (جمعہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں) کراہت (کا حکم) آئی ہے مگر یہ کہ اس سے پہلے یا بعد ایک روزہ اور رکھ لے احتیاط اسی میں ہے کہ دوسرے دن کا روزہ اس میں ملالے۔

الغرر میں ہے: ویکره صوم یوم الجمعة إلا أن یصادف صوما واجبا، لأنه یوم عید وفیه فضائل ومناسبات تفویتها مکروه (الغرر بعینہ منہیہ۔ فتاوی قاضی خان۔ طحطاوی ودیگر کتب فقہ میں ہے)۔ جمعہ کے دن نفلی روزہ رکھنا مکروہ ہے، سوائے اس صورت کے جب وہ فرض روزہ سے متصادم ہو، کیونکہ جمعہ کا دن عید کا دن ہے اور اس دن کی عبادات اور فضیلتوں کا ضائع کرنا مکروہ ہے۔

شامیہ میں ہے: والمندوب کأیام البیض من کل شهر ویوم الجمعة ولو منفردا (قوله: ویوم الجمعة ولو منفردا) صرح به فی النهر وکذا فی البحر فقال: ان صومه بانفراده مستحب عند العامة کالاثنین والخمیس وکره الکل بعضهم اه ومثله فی المحیط معللا بأن لهذه الأیام فضیلة ولم یکن فی صومها تشبه بغیر أهل القبلة

كمـا فـى الأشبـاه و تبـعه فى نور الإيضـاح من كراہة افراده بالصوم قول البعض وفـى الخانية ولا بأس بصوم يوم الجمعة عند أبى حنيفة ومحمد لما روى عن ابن عباس أنه كان يصومه ولا يفطر .اه .وظاہر الاستشہاد بالأثر أن المراد بلا بأس الاستحبـاب وفـى التـجنيس قال أبو يوسف: جاء حديث فى كراہته الا أن يصوم قبله أو بعده فكان الاحتياط أن يضم اليه يوما أخر .اه .قال ط: قلت: ثبت بالسنة طـلبـه والـنهـى عنه والاخر منهما النهى كما أوضحه شراح الجامع الصغير؛ لأن فيه وظائف فلعله اذا صام ضعف عن فعلها (الشامیہ ج۲/۳۷۵)۔جو چیز مستحب ہے،اس میں ہر مہینے کی سفید (یعنی ۱۳/۱۴/۱۵ تاریخیں) اور جمعہ کا دن بھی شامل ہے، چاہے یہ جمعہ کا روزہ تنہا رکھا جائے۔"اس عبارت میں "النہر" اور "البحر" (جو کہ فقہ حنفی کی مشہور کتابیں ہیں) میں یہ وضاحت کی گئی ہے کہ جمعہ کا روزہ اگر تنہا (یعنی صرف جمعہ کے دن) رکھا جائے تو یہ عام لوگوں کے نزدیک مستحب ہے، جیسے پیر اور جمعرات کو روزہ رکھنا مستحب ہے۔

البتہ، بعض فقہاء نے اس پر تنقید کی ہے اور جمعہ کے دن نفلی روزہ کو مکروہ قرار دیا ہے، تاکہ اس دن کی عبادات اور فضائل سے مکمل استفادہ کیا جا سکے اور المحیط میں بھی اس کا ذکر کیا گیا ہے، جس میں اس کی وضاحت کی گئی ہے کہ ان ایام کی فضیلت ہے اور ان کے روزے میں غیر اہلِ قبلہ کے روزوں کی مشابہت نہیں پائی جاتی جیسا کہ دوسرے ایام میں پایا جاتا ہے۔اسی طرح نور الإیضاح میں بھی اس پر کراہت کا ذکر کیا گیا ہے کہ صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنے کو بعض نے مکروہ کہا، لیکن الخانیۃ میں یہ کہا گیا ہے کہ ابوحنیفہ اور محمد بن حسن کے نزدیک جمعہ کے دن روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے، کیونکہ ابن عباس سے روایت ہے کہ وہ جمعہ کے دن روزہ رکھتے تھے اور افطار نہیں کرتے تھے (یہ عبارت اس بات کو بیان کرتی ہے کہ فقہ حنفی میں جمعہ کے دن نفلی روزہ رکھنے کے حوالے سے مختلف آراء پائی جاتی ہیں۔ کچھ علماء (جیسے نور الإیضاح میں) جمعہ کے دن نفلی روزہ رکھنے کو مکروہ سمجھتے ہیں تاکہ اس دن کی عبادات میں رکاوٹ نہ ہو، جبکہ کچھ علماء (جیسے ابوحنیفہ اور محمد بن حسن) اس پر کوئی حرج نہیں سمجھتے، اور ابن عباس کا عمل اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ وہ جمعہ کے دن روزہ رکھتے تھے اور اس سے اجتناب نہیں کرتے تھے: اس عبارت میں یہ بھی وضاحت کی گئی ہے کہ جمعہ کا

روزہ دوسرے ایام کی طرح فضیلت رکھتا ہے اور اس میں غیر اہلِ قبلہ کے روزوں کی مشابہت نہیں پائی جاتی، جس کا مطلب ہے کہ اس روزے کو دوسرے روزوں سے مختلف سمجھا گیا ہے۔

اس اثر سے جو ذکر کیا گیا ہے، ظاہر ہے کہ 'فلابأ س' سے مراد استحباب ہے۔ اور ابو یوسف نے تجنیس میں کہا ہے کہ ایک حدیث آئی ہے جس میں جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی کراہت ذکر کی گئی ہے، سوائے اس کے کہ آدمی اس سے پہلے یا اس کے بعد روزہ رکھے۔ اس کے مطابق، احتیاط یہ ہے کہ آدمی ایک اور دن بھی روزہ رکھے: میں نے کہا: اس پر سنت سے استحباب ثابت ہے اور اس پر بھی ناہی ہے، اور ان دونوں میں سے آخری ناہی ہے، جیسے کہ جامع الصغیر کے شارحین نے اس کی وضاحت کی ہے، کیونکہ اس میں کچھ اہم عبادات ہیں اور یہ ممکن ہے کہ روزہ رکھنے سے ان عبادات کو ادا کرنے میں کمزوری ہو: (اس عبارت میں مختلف فقہاء کی آراء ذکر کی گئی ہیں کہ جمعہ کے دن نفلی روزہ رکھنے کے بارے میں سنت میں جو دونوں اقوال ہیں، ایک میں اس کی استحباب (فضیلت) اور دوسرے میں اس سے روکا گیا ہے۔ ابو یوسف نے اس بات کو تسلیم کیا کہ جمعہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے، مگر اس میں احتیاط یہ ہے کہ انسان اس دن کے ساتھ ایک اور دن بھی روزہ رکھے تاکہ اس کے روزے کی عبادات میں کوئی کمی نہ ہو۔ اس کے بعد نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ سنت میں اس روزے کا طلب اور اس سے منع کرنے دونوں کا ذکر آیا ہے، اور ان دونوں اقوال میں سے آخری قول ناہی (منع) ہے، جیسا کہ جامع الصغیر کے شارحین نے بیان کیا ہے، کیونکہ اس میں مخصوص عبادات ہیں جنہیں پورا کرنا ضروری ہے، اور روزہ رکھنے سے ان عبادات میں کمزوری آسکتی ہے)

حاشیۃ الطحطاوی میں ہے: ویکره إفراده بالصوم كما فى الجمعة، لما فى الصحيحينلا يصومن أحدكم يوم الجمعة، إلا أن يصوم يوما قبله أو يوما بعده (حاشیہ الطحطاوی علی مراقی الفلاح ۶۷۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ)۔ جمعہ کے دن کو اکیلے روزہ رکھنے کے لئے مخصوص کرنا مکروہ ہے، جیسا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حدیث موجود ہے: 'تم میں سے کوئی جمعہ کے دن اکیلے روزہ نہ رکھے، جب تک کہ وہ اس سے پہلے یا بعد میں ایک دن کا روزہ بھی نہ رکھے:

فتاویٰ رضویہ میں ہے: یومِ جمعہ کا روزہ اکیلا رکھنا مکروہ نہیں، بلکہ بہتر ہے کہ اس کے ساتھ کوئی اور دن (جمعرات یا ہفتہ) ملا لیا جائے، جیسا کہ حدیث میں آیا: 'جمعہ کے دن روزہ نہ رکھو، جب تک اس کے ساتھ ایک دن پہلے یا بعد کا روزہ نہ رکھو(فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰/ ۶۲۰ رضا فاؤنڈیشن لاہور)۔

اصل میں جمعہ کے دن کو بطور خاص عبادت کے لیے مخصوص کرنا منع ہے، کیونکہ یہود و نصاریٰ اپنے مخصوص دن (ہفتہ و اتوار) کو خاص کرتے تھے۔ اس لیے نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کو اس عمل سے روکا۔ اگر کسی نے نذر مانی ہو، یا عادت کے مطابق روزہ رکھ رہا ہو، تو کوئی حرج نہیں (فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰/ ۶۲۱ رضا فاؤنڈیشن لاہور)۔

بہار شریعت میں ہے: صرف جمعہ کا روزہ مکروہ نہیں، بلکہ بہتر ہے کہ اس کے ساتھ کوئی اور دن بھی ملا لیا جائے، جیسے کہ حدیث میں آیا ہے کہ جمعہ کو روزہ نہ رکھو مگر یہ کہ اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد روزہ رکھو(بہار شریعت، ج ۲/ ۵/ ۱۰۰ مطبوعہ مکتبہ المدینہ)۔

فتاویٰ مفتی اعظم میں ہے: محض جمعہ کے دن نفل روزہ رکھنا مکروہ تنزیہی ہے، جب کہ اگر اس کے ساتھ کوئی اور دن ملا لیا جائے، تو کراہت نہیں (فتاویٰ مفتی اعظم، ج ۲/ ۳۲۷ مکتبہ رضویہ لاہور)۔

مزید اسی میں ہے: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: 'جمعہ کے دن اکیلا روزہ نہ رکھو، مگر یہ کہ اس سے پہلے یا بعد میں بھی روزہ رکھو۔ لہٰذا بہتر یہ ہے کہ جمعرات یا ہفتہ کو اس کے ساتھ شامل کر لیا جائے: (فتاویٰ مفتی اعظم، ج ۲/ ۳۲۸) **مزید فرماتے ہیں:** فقہِ حنفی میں بھی یہی حکم ہے کہ اگر کوئی جمعہ کے دن کا روزہ بطورِ خاص فضیلت سمجھ کر رکھے، تو یہ مکروہ ہے۔ لیکن اگر کسی معمول (مثلاً ایام بیض۔ قضا۔ نذر یا پیر و جمعرات کے روزے) کے تحت آ جائے تو بلا کراہت جائز ہے (فتاوی مفتئ اعظم ج ۲/ ۳۳۰)۔

فتاوی حافظ ملت میں ہے: تنہا جمعہ یا تنہا شنبہ کا روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے: لا یصوم

أحدكم يوم الجمعة إلاأن يصوم قبله أو يصوم بعده۔) (دوسری حدیث میں ہے: لا تصوموا يوم السبت إلا فيما افترض عليكم۔)(امام ترمذی ارشادفرماتے ہیں: ومعنى الكراهة فى هذا أن يختص الرجل يوم السبت بصيام لأن اليهود يعظمون يوم يوم السبت۔)(بعض نفل روزے تنہا مستحب ہیں یوم ِعرفہ، یونہی شش عید کے روزے کہ ان کی تفریق مستحب۔خودسرورِعالم ﷺ پیراور جمعرات کا روزہ رکھتے۔حدیث میں ہے: أن رسول الله ﷺ قال: تعرض الأعمال يوم الإثنين والخميس فأحب أن يعرض عملى وأنا صائم ۔)(دوسری حدیث میں ہے:وصيام يوم عرفة إنى أحتسب على الله أن يكفر السنة التى بعده، والسنة التى قبله۔) (و صيام يوم عاشوراء إنى أحتسب على الله أن يكفر السنة التى قبله۔)(ایک دن روزہ رکھنا اورایک دن روزہ نہ رکھنے کوحضور نے اعدل الصیام فرمایاہے۔اورفرمایا کہ:لا أفضل من ذلك ۔)(اس سے کوئی افضل نہیں ہے۔درِمختار میں ہے: وندب تفريق صوم السبت من شوال ۔)(شوال کے چھ روزوں کوجداجدارکھنامستحب ہے۔ ليلة النصف من شعبان کےفضائل بہت مذکور ہیں اوردن میں روزہ رکھنا حدیث سے ثابت ہے۔ اس کے ساتھ ایک دن اور ملانا کسی حدیث سے ثابت نہیں، بلکہ یہ روزہ بلا کراہت جائز بلکہ مستحب ہے (فتاوی حافظ ملت)

فتاویٰ فیض الرسول" میں ہے: جمعہ کے نفلی روزے کے بارے میں یہ حکم بیان کیا گیا ہے کہ صرف جمعہ کے دن کا روزہ رکھنا مکروہِ تنزیہی ہے، یعنی ناپسندیدہ ہے۔البتہ، اگر جمعہ ک ساتھ ایک دن پہلے (جمعرات) یا ایک دن بعد (ہفتہ) کا روزہ ملا لیا جائے تو یہ کراہت ختم ہو جاتی ہے۔

یہ حکم حدیثِ مبارکہ پر مبنی ہے جس میں حضرت جویریہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا: " کیا تم نے کل روزہ رکھا تھا؟" انہوں نے جواب دیا: " نہیں"۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: " کیا تم کل روزہ رکھو گی؟" انہوں نے کہا: " نہیں"۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " پھر آج کا روزہ توڑ دو اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تنہا جمعہ کا روزہ رکھنا

مناسب نہیں، بلکہ اسے دوسرے دن کے ساتھ ملا کر رکھنا چاہئے لہٰذا، "فتاویٰ فیض الرسول" کی روشنی میں، اگر کوئی شخص نفلی روزہ رکھنا چاہے تو اسے چاہیے کہ جمعہ کے ساتھ جمعرات یا ہفتہ کا روزہ بھی شامل کر لے تا کہ کراہت سے بچا جا سکے۔ جمعہ کی اہمیت وافادیت اوراور لائق فضیلت ہونے کی بنیاد پر جمعہ کے ایک دن کو روزے کے لئے خاص کرنا جس کو فقہائے احناف نے مکروہ لکھا ہے اس سے مراد مکروہ تنزیہی ہے جیسا کہ کتب فقہ میں ہے۔

فتاوی ہندیہ میں ہے: يكره افراد يوم الجمعة بالصوم وهو للتنزيه (الفتاوی الہندیۃ ج ۱/۲۰۲ دار الفکر بیروت) جمعہ کے دن کو تنہا روزہ رکھنے کے لئے خاص کرنا مکروہ ہے اور یہ مکروہ تنزیہی ہے۔

درمختار میں ہے: يكره افراد يوم الجمعة بالصوم وهو للتنزيه (الدر المختار مع رد المختار ج ۲/۳۷۶ دار الفکر بیروت) جمعہ کے دن کو تنہا روزہ رکھنے کے لئے خاص کرنا مکروہ ہے اور یہ مکروہ تنزیہی ہے۔

حاشیۃ الطحطاوی میں ہے: يكره افراده بالصوم وهو للتنزيه كما فی الجمعة (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح ص ۶۷۱/ دار الکتب العلمیہ بیروت) جمعہ کے دن کو تنہا روزہ رکھنے کے لئے خاص کرنا مکروہ تنزیہی ہے جیسا کہ دوسری مکروہ تنزیہی چیزوں میں ہوتا ہے۔

یہ بھی اس صورت میں ہے کہ جمعہ کی فضیلت کے باعث خاص کیا جائے لیکن اگر جمعہ کو نذر یا عاشورہ۔ یا شعبان یا کسی دوسری وجہ سے رکھا تو کراہت تنزیہی بھی نہیں ہوگی اسی طرح اگر کسی کی عادت ہے ایام بیض یا ایک دن روزہ رکھنے کا اور وہ جمعہ کو رکھ لے تو بھی کوء کراہت نہیں آئے گی:

دراصل اس مسئلہ میں فقہائے متقدمین ومتأخرین کا اس بات میں اختلاف ہے فقہائے متقدمین جمعہ کے دن روزہ رکھنے کو خاص کرنے کی وجہ سے مکروہ تنزیہی قرار دیتے ہیں اور وہ ممانعت والی حدیث کو اپنا مستدل بناتے ہیں جب کہ فقہائے متأخرین نفلی روزے کی فضیلت پر وارد احادیث سے استدلال کرتے ہوئے

کہتے ہیں کہ اس حکم عمومی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کو مستثنی نہیں فرمایا جس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ حکم عمومی میں شامل ہے اور منہی عنہ حدیث کو افضلیت کے خلاف پر محمول کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ جمعہ کے روز نفلی روزہ رکھنے کو خاص کرنا بلا کراہت جائز ہے البتہ افضل نہیں ہے بلکہ خلاف اولی اور خلاف استحباب ہے بہتر یہ ہے کہ آگے پیچھے ایک اور روزہ رکھ لے جیسا کہ کتب فقہ حنفی سے روشن ہے جو درج ذیل ہے:

البحرالرائق میں ہے: ومن المكروه صوم يوم الشك على ما سنذكره إن شاء الله تعالى، ومنه صوم الوصال، وقد فسره أبو يوسف ومحمد بصوم يومين لا فطر بينهما، ومنه صوم يوم عرفة للحاج إن أضعفه، ومنه صوم يوم السبت بانفراد؛ للتشبه باليهود، بخلاف صوم يوم الجمعة، فإن صومه بانفراده مستحب عند العامة، كالاثنين والخميس، وكره الكل بعضهم (البحرالرائق شرح کنزالدقائق ج ۲/ ۲۷۸)۔مکروہ روزوں میں یومِ شک کا روزہ شامل ہے، جیسا کہ ہم ان شاءاللہ ذکر کریں گے، اور اس میں وصال کا روزہ بھی شامل ہے، جس کی تفسیر امام ابو یوسف اور امام محمد نے دو دن کے مسلسل روزے سے کی ہے، جن کے درمیان افطار نہ ہو، اور اس میں حاجی کے لئے یوم عرفہ کا روزہ بھی شامل ہے اگر وہ اسے کمزور کردے، اور اس میں ہفتہ کے دن کا اکیلا روزہ بھی شامل ہے؛ یہود کی مشابہت کی وجہ سے، برخلاف جمعہ کے دن کے روزے کے، تو اس کا اکیلا روزہ رکھنا عام فقہاء کے نزدیک مستحب ہے، جیسے پیر اور جمعرات، اور بعض نے سب کو مکروہ کہا ہے:

ردالمحتار میں ہے: ويكره إفراد يوم الجمعة بالصوم وعند المتأخرين لا يكره، بل هو خلاف الأولى (ردالمحتار ج ۲/ ۴۲۱ کتاب الصوم، باب مایفسد الصوم وما یکرہ فیہ) جمعہ کے دن کو اکیلے روزے کے لئے خاص کرنا مکروہ ہے۔متأخرین کے نزدیک یہ مکروہ نہیں، بلکہ خلافِ اولیٰ (بہتر نہیں) ہے:

البحرالرائق میں ہے: ويكره إفراد يوم الجمعة بالصوم، وعند المتأخرين لا يكره بل هو خلاف الأولى .(البحرالرائق، ج ۲/ ۲۰۲ کتاب الصوم، باب صوم التطوع) جمعہ کے دن کو اکیلے روزے کے لئے خاص کرنا مکروہ ہے۔متأخرین کے نزدیک یہ مکروہ نہیں، بلکہ خلافِ اولیٰ (بہتر نہیں) ہے:

حاشیۃ الطحطاوی میں ہے: قولہ: (ویکرہ إفراد یوم الجمعة بالصوم) وعند المتأخرین لا یکرہ، بل ہو خلاف الأولی (حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار، ج ۲/۴۲۱ کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما یکرہ فیہ) جمعہ کے دن کو اکیلے روزے کے لئے خاص کرنا مکروہ ہے۔ متأخرین کے نزدیک یہ مکروہ نہیں، بلکہ خلافِ اولیٰ (بہتر نہیں) ہے:

فتح القدیر شرح الہدایۃ: ویکرہ إفراد یوم الجمعة بالصوم، وعند المتأخرین لا یکرہ، بل ہو خلاف الأولی (فتح القدیر، ج ۲/۳۵۱ کتاب الصوم، باب صوم التطوع) جمعہ کے دن کو اکیلے روزے کے لئے خاص کرنا مکروہ ہے۔ متأخرین کے نزدیک یہ مکروہ نہیں، بلکہ خلافِ اولیٰ (بہتر نہیں) ہے:

ملتقی الأبحر میں ہے: ویکرہ إفراد یوم الجمعة بالصوم، وعند المتأخرین لا یکرہ، بل ہو خلاف الأولی (ملتقی الأبحر، کتاب الصوم، باب صوم التطوع) جمعہ کے دن کو اکیلے روزہ کے لئے خاص کرنا مکروہ ہے، لیکن متأخرین کے نزدیک یہ مکروہ نہیں، بلکہ خلاف اولیٰ ہے:

فتاوی ہندیہ میں ہے: ویکرہ إفراد یوم الجمعة بالصوم، وعند المتأخرین لا یکرہ بل ہو خلاف الأولی (الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصوم، الباب السادس فی صوم التطوع، ج ۱/۲۰۱) جمعہ کے دن کو اکیلے روزہ کے لئے خاص کرنا مکروہ ہے، لیکن متأخرین کے نزدیک یہ مکروہ نہیں، بلکہ خلافِ اولیٰ ہے:

بدائع الصنائع میں ہے: ویکرہ إفراد یوم الجمعة بالصوم، وعند المتأخرین لا یکرہ بل ہو خلاف الأولی (بدائع الصنائع ج ۲/۱۰۵) اور جمعہ کے دن کو اکیلے روزہ کے لئے خاص کرنا مکروہ ہے، لیکن متأخرین کے نزدیک یہ مکروہ نہیں، بلکہ خلاف اولیٰ ہے:

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق میں مذکور ہے: ویکرہ إفراد یوم الجمعة بالصوم، وعند المتأخرین لا یکرہ بل ہو خلاف الأولی (تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق، کتاب الصوم، باب صوم التطوع) جمعہ کے دن کو اکیلے روزہ کے لئے خاص کرنا مکروہ ہے، لیکن متأخرین کے نزدیک یہ مکروہ

نہیں، بلکہ خلاف اولیٰ (یعنی بہتر نہیں) ہے:

خلاصہ: متقدمین فقہاء کے نزدیک جمعہ کے دن کو اکیلے روزہ کے لئے خاص کرنا مکروہ تنزیہی ہے، جبکہ متأخرین کے نزدیک یہ مکروہ نہیں، بلکہ خلاف اولیٰ ہے۔ یعنی، اگر کوئی شخص جمعہ کے دن اکیلا روزہ رکھے تو یہ بہتر نہیں، لیکن مکروہ بھی نہیں ہے۔ بہتر یہ ہے کہ جمعہ کے ساتھ ایک دن پہلے (جمعرات) یا بعد (ہفتہ) کا روزہ بھی رکھا جائے تاکہ کراہت یا خلاف اولیٰ ہونے کا شبہ نہ رہے یہی مفتی بہ اور قول راجح ہے۔ اس زمانہ میں اسی پر فتویٰ ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم ورسولہ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم:

کتبہ: محمد مقصود عالم فرحت ضیائی

(خلیفۂ حضور تاج الشریعہ ومحدث کبیر وخادم فخر از ہر دار الافتاء والقضاء وسرپرست اعلی جماعت رضائے مصطفے برانچ ہاسپیٹ وجے نگر۔ وڈو۔ کمپلی بلاری وگنتکل آندھرا پردیش وسمبھو گنج بانکا بہار وشیخ الحدیث حضرت خدیجۃ الکبریٰ جامعۃ البنات ہاسن وقاضئ شریعت چتر درگہ کرناٹک الہند)

Khidmat E Deen WhatsApp Group

Khidmat e deen whatsapp group ke naam se ek group ka wajood e amal me aaya hai jisme Asri uloom ke sath sath deen o millat ka dard rakhne wale kuch noujawanan e Ahle Sunnat shamil hain jinhone deeni ishaat o tarweez ka beda uthaya hai aur iske zariye doosre padhe likhe noujawan tabke ko baidar karne ki niyyat bhi rakhte hain aur ek tareekh saaz karhaye numaya anjaam dena chahte hain taake aane wali naslein unhe yaad rakhein yeh Hazraat apna apna paisa laga kar kitab chapwane aur use awaam me taqseem karne ka Ahsan o Ajmal irada aur azm e musammum le kar maidan me utre hain bila shak o shuba yeh ek azeem bunyadi deeni kaam hai jis ki jitni tareef ki jaaye kam hai rabb e qadeer ba Tufail Nabi e Kareem Salallahu alaihi wasallam unke Gulshan e hayat ko khoob khoob sairyaabi aata farmaye mazeed tarakiyyan de aur sehat o tandroosti ke sath hayat ke har shobe ko Marg zaar o lalazaar banade daraiyeen ki sadatoon se zindagi ko ibaraat karde aur inn logon ki deeni khidmat ko qubooliyat ka darja aata farma kar unhe daayimi falaah se himkinar kar de aur Jin niyytaon se apna sarmaya laga rahe hain woh muraad poori farma de khana aur ahle khana ko aman o sukoon chain o iqrar aur apsi mail o muhabbat ki nooraniyat se mamoor farmade.

NOTE:- NOUJAWAN E AHLE SUNNAT SE GUZARISH HAI KE KASEER SE KASEER TADAD ME ISS GROUP ME SHIRKAT FARMA KAR USS MISSION KO TAQWIYAT BAKSHE. AMEEN BIJAHI SAYYID UL MURSALEEN SALALLAHU ALAIHI WASALLAM.

KHALIFA-E HUZOOR TAJUSH'SHARIAH WA HUZOOR MUHADDIS-E KABEER
HAZRAT ALLAMA WA MOULANA MUFTI

Muhammad Maqsood alam Farhat Ziyayi

HOSPET (KARNATAK)